قاری سید سلطان شاہ*

تجوید اور علم تجوید کی اہمیت

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری مقدس و محترم کتاب ہے جو انس و جن کی راہنمائی اور ہدایت کے لئے نازل کی گئی ہے۔ دنیا کی تمام کتابوں میں یہ خصوصیت صرف قرآن مجید کو حاصل ہے کہ چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود یہ مقدس کتاب آج تک ہر قسم کی تحریف اور حذف و اضافہ سے بالکل پاک ہے اور یہ دنیا کی واحد کتاب ہے جس کی ابتداء ہی پڑھنے کے حکم یعنی اقراء سے ہوئی ہے۔

جس طرح قرآن مجید کے الفاظ اور رسم الخط من وعن محفوظ ہیں اسی طرح امت کے پاس قرآن مجید کے حروف و کلمات کی ادائیگی کا طریقہ بھی محفوظ ہے اور شریعت میں اس بات کی قطعاً اجازت نہیں کہ جو شخص جس طرح چاہے قرآن مجید کو پڑھے۔ بلکہ جس طرح قرآن مجید کے وہی معانی و مطالب معتبر سمجھے جاتے ہیں جو آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے مروی ہیں اسی طرح قرآن مجید کے الفاظ کی ادائیگی بھی وہی صحیح و معتبر ہوگی جو حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی ادائیگی کے مطابق ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ علماء کرام نے قرآن مجید کے الفاظ کی صحیح ادائیگی کو محفوظ رکھنے کی خاطر ایک خاص علم کی تدوین فرمائی ہے جس کا نام التجوید ہے۔ جس طرح قرآن مجید کے صحیح مطلب و مفہوم سمجھنے کے لئے صَرف، نحو، لغت، ادب وغیرہ ان سب علوم کا جاننا ضروری ہے اسی طرح قرآن مجید کے الفاظ کو منزل من السماء کے مطابق ادا کرنے کے لئے علم تجوید کا سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ورتل القرآن ترتیلا یعنی قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ پڑھو۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ترتیل دو چیزوں کا نام ہے۔

(۱) حروف کو تجوید کے ساتھ ادا کرنا۔ (۲) وقف کے محل اور طریقوں کو پہچاننا۔

یعنی ہر حرف کو اپنے مخرج سے تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا اور اس بات کو جاننا کہ قرآءت کے دوران کہاں وقف کرنا چاہیے اور وقف کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ اگر حرف اپنے مخرج سے تمام صفات کے ساتھ صحیح طور پر ادا نہ ہو تو دوسرے حرف کے ساتھ بدل جائیگا یا کوئی غیر عربی حرف بن جائے گا۔ اگر نماز میں اس قسم کی غلطی ہو

---

* مدرس شعبۂ تجوید و قرآءت، جامعہ حقانیہ

جائے تو اکثر اوقات نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے۔

مثال کے طور پر " وندخلهم ظلاً ظليلاً" میں ظاء کے بجائے اگر ذال پڑھا جائے تو نماز بالکل فاسد ہو جائیگی کیونکہ یہاں پر ظاء کی صحیح ادیگی سے معنی یوں ہو گا "اور ہم اہل جنت کو گھنے سائے میں داخل کریں گے" اور اگر ذال پڑھا جائے تو (معاذ اللہ) معنی یوں بن جائے گا "ہم ان کو بڑی ذلت میں داخل کریں گے" اس لیے علماء فرماتے ہیں کہ اتنی تجوید حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض عین ہے کہ جس سے نماز صحیح ہو جائے۔

ملا علی قاریؒ المنح الفکریہ شرح مقدمۃ الجزریۃ میں فرماتے ہیں هذا العلم لاخلاف فی انه فرض كفاية والعمل به فرض عين "یعنی اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ تجوید کے قواعد کا جاننا فرض کفایہ کے مطابق قرآن مجید پڑھنا فرض عین ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ الاتقان فی علام القرآن میں فرماتے ہیں۔

لاشك ان الامة كما هم متعبدون بتفهيم معانى القرآن واقامة حدوده هم متعبدون بتصحيح الفاظه واقامة حروفه على الصفةِ المتلقاة من ائمة القرّآء المتصلة بالحضرة النبوية (الاتقان جلد ا صفحہ ۱۰۰)

یعنی اس میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح مسلمانوں پر قرآن کے معانی کا سمجھنا اور اس کے احکام پر عمل کرنا ایک عبادت ہے اور یہ ان پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ اس طرح ان پر قرآن کے الفاظ کا صحیح طور سے پڑھنا اور اس کے حروف کو اس کیفیت پر ادا کرنا بھی لازم اور فرض ہے جس کیفیت پر ان حروف کا ادا کرنا علم قراءت کے اماموں نے رسول اللہ ﷺ سے متصل سند کے ساتھ ہم تک پہنچایا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ رب قاری للقرأن والقرأن يلعنهٗ

یعنی بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ ان پر خود قرآن ہی لعنت کرتا ہے اس وعید کے مصداق علماء نے تین قسم کے لوگ بتلائے ہیں جن میں سے ایک قسم وہ لوگ بھی ہیں جو قرآن مجید کو تجوید کے خلاف پڑھتے ہیں امام فنِ تجوید علامہ جزریؒ اپنی کتاب مقدمۃ الجزریہ میں فرماتے ہیں۔

والاخذ بالتجويد حتم لازم من لم يجود القرأن اثم

ترجمہ: اور تجوید کا حاصل کرنا واجب اور ضروری ہے اور جو تجوید کے ساتھ قرآن نہ پڑھے وہ گناہ گار ہے۔

لانه به الالٰهُ انزلا وهكذا امنهُ الينا وصلا

ترجمہ: کیونکہ وہ قرآن اس تجوید کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اور اسی طرح (یعنی تجوید کے ساتھ) اللہ تعالیٰ سے ہم تک پہنچا ہے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی تجوید کے خلاف قرآن مجید پڑھے اور دوسرا آدمی سن کر قسم اٹھالے کہ یہ آدمی قرآن مجید نہیں پڑھ رہا تو اس کی یہ قسم جھوٹی نہ ہوگی۔ (کمال الفرقان)

نزول قرآن کے زمانے سے لے کر آج تک قرآن مجید کے مطابق پڑھنے پر پوری امت کا اجماع ہے اور کسی بھی مسلک کے کسی عالم نے بھی قرآن مجید کے خلاف پڑھنے کو صحیح قرار نہیں دیا ہے۔

علامہ شیخ محمد مکی نہایت القول المفید صفحہ ۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔فقد اجتمعتِ الامة المعصومة من الخطاء علیٰ وجوب التجوید من زمن النبی ﷺ الیٰ زماننا ولم یختلف فیہ عن احدٍ منهم وهذا من اقوی الحجج ''بیشک اتفاق کیا ہے ساری امت نے تجوید کے واجب ہونے پر نبی کریم ﷺ کے زمانہ سے ہمارے زمانہ تک اور اسمیں کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا اور یہ (اختلاف نہ کرنا) خود اس کے ضروری ہونے پر ایک نہایت قوی دلیل ہے''

اس کے علاوہ قیاس سے بھی اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ جس طرح انسانی طبیعت کا تقاضا ہے کہ لباس، رہن سہن کھانا پینا صاف ستھرا اور عمدہ ہو ہر کام عمدگی اور سلیقے کے ساتھ ہو تو اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت جو روح کی غذا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے بطریق اولیٰ عمدہ اور غلطی سے پاک ہونی چاہیے۔

مکتوبات مشاہیر کے بعد جامعہ دارالعلوم حقانیہ کا ایک اور علمی روحانی اور دعوتی شاہکار

منبرِ جامعہ حقانیہ سے

خطباتِ مشاہیر

تقریباً پون صدی پر مشتمل عرصہ میں جامعہ حقانیہ میں آئے ہوئے اساطین علم وفضل ومحدثین ومشائخ واکابرین امت ارباب تصوف وسلوک، نامور خطباء ودعاۃ ائمہ رشد وہدایت، مصلحین سیاسی زعماء، اساتذہ ومشائخ جامعہ حقانیہ کے منبر ومحراب پر کئے گئے خطبات وارشادات کا مجموعہ جس کی ضبط و ترتیب و تبویب اور توضیح و تدوین کا کام

مولانا **سمیع الحق** مدظلہ

بذات خود انجام دے رہے ہیں۔ ہزاروں صفحات اور کئی جلدوں پر مشتمل علم ومعرفت وعظ وارشاد کا یہ عظیم الشان مجموعہ بہت جلد منظر عام پر آرہا ہے

ناشر: موتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک